نماز کے

اسرار و رموز

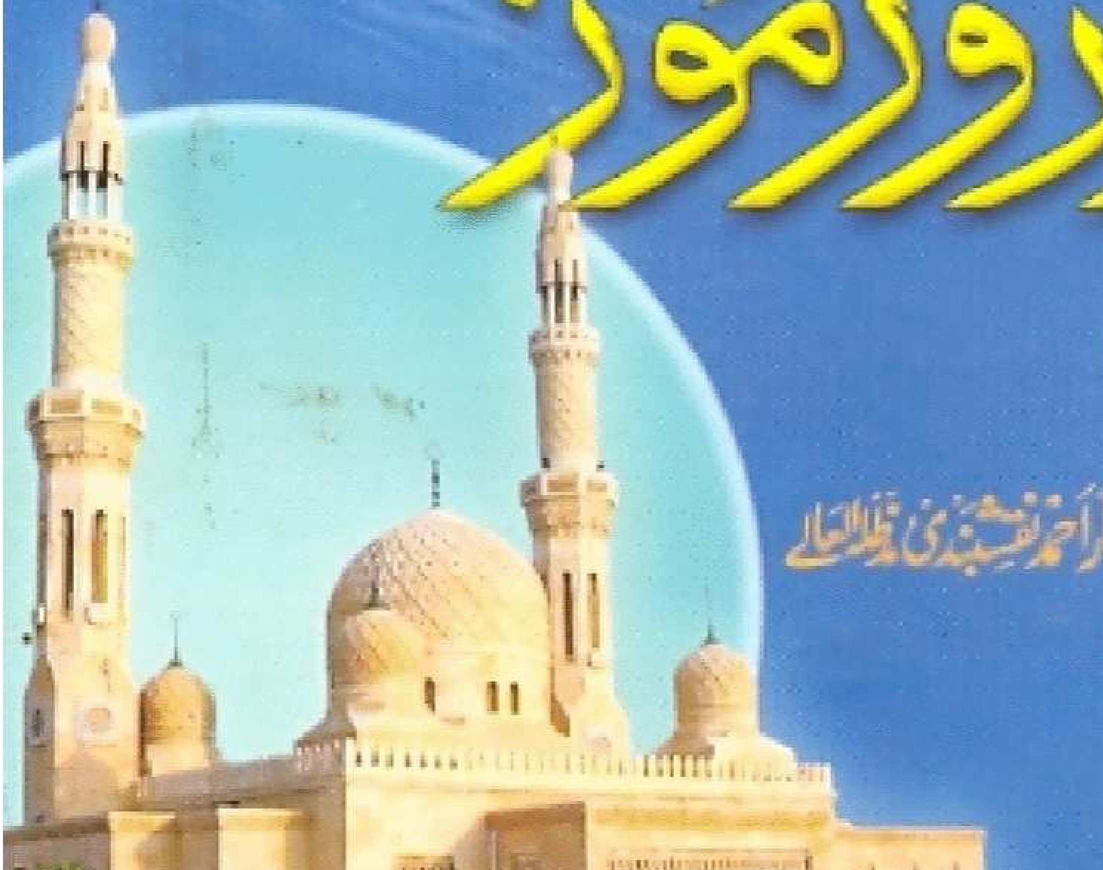

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ العالی

دار الکتاب دیوبند

باب ۱۱

سلف صالحین کی نمازیں

سلف صالحین کو نماز سے کس قدر شغف اور لگاؤ تھا ان کی سیرت طیبہ کے مطالعہ سے ہمیں اس کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ نمونے کے طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر اکابرین امت کے کچھ واقعات درج کیے جاتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز

◉...... ایک شخص نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی عجیب بات جو آپ نے دیکھی ہو سنا دیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کون سی بات عجیب نہ تھی۔ ہر بات عجیب ہی تھی۔ ایک دن رات کو تشریف لائے اور میرے پاس لیٹ گئے، پھر فرمانے لگے، چھوڑ میں تو اپنے رب کی عبادت کروں یہ فرما کر نماز کیلئے کھڑے ہوئے اور رونا شروع کیا یہاں تک کہ آنسو سینہ مبارک تک

بہنے لگے، پھر رکوع فرمایا اس میں بھی روتے رہے، پھر سجدے سے اٹھے اس میں بھی اسی طرح روتے رہے یہاں تک کہ حضرت بلال ؓ نے آکر صبح کی نماز کیلئے آواز دی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ تو بخشے بخشائے ہیں پھر آپ اتنا کیوں روئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

⊙...... بہت سی روایات میں یہ بات آئی ہے حضور اکرم ﷺ رات کو اس قدر لمبی نماز پڑھا کرتے تھے کہ کھڑے کھڑے پاؤں پر ورم آجاتا تھا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں حالانکہ آپ ﷺ بخشے بخشائے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

⊙...... ایک حدیث میں آیا ہے کہ جب حضور اقدس ﷺ نماز پڑھتے تو آپ کے سینہ مبارک سے رونے کی آواز ایسی آتی تھی جیسے چکی کی آواز ہوتی ہے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ایسی آواز ہوتی تھی جیسے ہنڈیا کے پکنے کی آواز ہوتی ہے۔

⊙...... حضرت عوف ؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ہمرکاب تھا۔ آپ ﷺ نے مسواک فرمائی وضو فرمایا اور نماز کی نیت باندھ لی میں بھی حضور ﷺ کے ساتھ نماز میں شریک ہوگیا۔ آپ ﷺ نے سورۃ بقرہ ایک رکعت میں پڑھی اور جو آیت رحمت کی آتی حضور ﷺ اس جگہ دیر تک رحمت کی دعا مانگتے رہتے اور جو آیت عذاب کی آتی اس جگہ دیر تک عذاب سے پناہ مانگتے رہتے۔ سورۃ کے ختم پر رکوع کیا اور اتنا ہی لمبا رکوع کیا جتنی دیر میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی، اور رکوع میں سبحان ذی الجبروت و الملکوت و العظمۃ پڑھتے جاتے تھے۔ پھر اتنا ہی لمبا سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں اسی طرح سورۃ آل عمران پڑھی اور اسی طرح ایک رکعت میں ایک ایک سورۃ پڑھتے رہے۔

◎ ...... حضرت حذیفہ ؓ اپنا ایک واقعہ نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے کا اسی طرح کا نقل کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ چار رکعتوں میں چار سورتیں سورۃ بقرۃ سے سورۃ مائدہ تک پڑھیں۔

ان چار سورتوں کے سوا چھ پارے بنتے ہیں جو حضور ﷺ نے چار رکعتوں میں پڑھے اور نبی اکرم ﷺ کی عادت شریفہ تجوید اور ترتیل کے ساتھ قرآن پڑھنے کی تھی جیسا کہ اکثر احادیث میں ہے۔ اس کے ساتھ ہی ہر آیت رحمت اور آیت عذاب پر ٹھہرنا اور دعا مانگنا پھر اتنا ہی لمبا رکوع وسجدہ اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ اس طرح چار رکعات میں کس قدر وقت خرچ ہوا ہوگا بعض مرتبہ حضور اقدس ﷺ نے ایک رکعت میں سورۃ بقرۃ، آل عمران اور مائدہ تین سورتیں پڑھیں جو تقریباً پانچ پارے بنتے ہیں، یہ تبھی ہوسکتا ہے جب نماز میں چین اور آنکھوں میں ٹھنڈک ملے۔

◎ ...... حضرت حسن ؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نماز میں اس قدر لمبا قیام فرماتے کہ آپ کے قدم مبارک زیادہ دیر کھڑا رہنے کی وجہ سے سوج جاتے تھے، حالانکہ آپ ﷺ معصوم اور بالکل بے گناہ تھا، رونے کی وجہ سے آپ مصلے پر آنکھوں سے اس طرح آنسو ٹپکتے تھے جیسے کہ ہلکی ہلکی بارش کی طرح بوندیں پڑا کرتی تھیں۔

◎ ...... حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ بدر کی لڑائی میں میں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ ایک درخت کے نیچے کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور رو رہے تھے حتی کہ اسی حالت میں صبح کردی۔

صحابہ کرامؓ کی نماز

⊙...... بعض روایات میں آیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب نماز میں کھڑے ہوتے تھے تو یوں لگتا تھا جیسے کوئی لکڑی گاڑ دی گئی ہو یعنی بالکل حرکت نہیں ہوتی تھی۔

⊙...... حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے متعلق نقل کیا گیا ہے کہ جب نماز کا وقت آتا تو چہرے کا رنگ بدل جاتا، بدن پر کپکپی آجاتی۔ کسی نے پوچھا تو ارشاد فرمایا کہ اس امانت کے ادا کرنے کا وقت ہے جس کو آسمان و زمین نہ اٹھا سکے، پہاڑ اسکے اٹھانے سے عاجز ہو گئے، میں نہیں سمجھتا کہ اسکو پورا کرسکوں گا یا نہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بارے میں لکھا ہے کہ جب لڑائی میں اسکے تیر لگ جاتے تو وہ نماز ہی میں نکالے جاتے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ران میں ایک تیر گھس گیا۔ لوگوں نے نکالنے کی کوشش کی نہ نکل سکا۔ آپس میں مشورہ کیا کہ جب یہ نماز میں مشغول ہوں اس وقت نکالا جائے۔ آپ نے جب نفلیں شروع کیں اور سجدہ میں گئے تو ان لوگوں نے اس کو زور سے کھینچ لیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو آس پاس مجمع دیکھا، فرمایا کیا تم تیر نکالنے کے واسطے آئے ہو، لوگوں نے عرض کیا کہ وہ تو ہم نے نکال بھی لیا۔ آپ نے فرمایا مجھے خبر ہی نہیں ہوئی۔

⊙...... حضرت عثمانؓ تمام رات جاگتے اور ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھ لیتے تھے۔

⊙...... ثابتؒ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی نماز ایسی ہوتی تھی گویا ایک لکڑی گاڑ دی گئی ہو۔ ایک شخص کہتے ہیں کہ ابن زبیر جب سجدہ کرتے تو اس قدر لمبا اور بے حرکت ہوتا تھا کہ چڑیاں آکر کمر پر بیٹھ جاتی تھیں۔ بعض اوقات سجدہ اتنا لمبا

ہوتا کہ تمام رات سجدے میں گزر جاتی اور اسی طرح بعض اوقات پوری رات رکوع میں گزر تی۔

ایک مرتبہ نماز پڑھ رہے تھے۔ بیٹا پاس سو رہا تھا۔ چھت سے ایک سانپ گرا اور بچہ پر لپٹ گیا۔ وہ چلایا گھر والے سب دوڑے آئے، شور مچ گیا اس سانپ کو مار گیا لیکن عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ اسی طرح اطمینان سے نماز پڑھتے رہے، سلام پھیرنے کے بعد کہا کہ کچھ شور کی سی آواز تھی کیا ہوا؟ بیوی نے کہا' اللہ آپ پر رحم فرمائے، بچے کی تو جان بھی گئی تھی اور آپ کو پتہ ہی نہ چلا۔ فرمایا تیرا ناس ہو نماز میں اگر دوسری طرف توجہ چلی جاتی تو نماز کہاں رہتی۔

◎..... حضرت حسن رضی اللہ عنہ جب وضو فرماتے تو چہرہ کا رنگ متغیر ہو جاتا تھا۔ کسی نے پوچھا یہ کیا بات ہے تو ارشاد فرمایا کہ ایک بڑے جبار بادشاہ کے حضور میں کھڑے ہونے کا وقت آ گیا ہے، پھر وضو کر کے مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہو کر یہ فرماتے

الهی عبدک ببابک یا محسن قد اتاک المسیٔ وقد امرت المحسن منا ان تجاوز عن المسیٔ فانت المحسن وانا المسیٔ فتجاوز عن قبیح ماعندی بجمیل ماعندک یا کریم.

یا اللہ! تیرا بندہ تیرے دروازے پر حاضر ہے۔ اے احسان کرنیوالے اور بھلائی کا برتاؤ کرنیوالے، بداعمال تیرے پاس حاضر ہے۔ تو نے ہم لوگوں کو یہ حکم فرمایا ہے کہ اچھے لوگ بروں سے درگذر کریں، تو اچھائی والا ہے اور میں بدکار ہوں، اے کریم! میری برائیوں سے ان خوبیوں کی بدولت جن کا تو مالک ہے درگذر فرما"۔ اس کے بعد مسجد میں داخل ہوتے۔

◎..... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ جب اذان کی آواز سنتے تو اسقدر روتے کہ

چادر تر ہو جاتی، رگیں پھول جاتیں آنکھیں سرخ ہو جاتیں۔ کسی نے عرض کیا کہ ہم تو اذان سنتے ہیں مگر کچھ بھی اثر نہیں ہوتا، آپ کیوں اسقدر گھبراتے ہیں؟ ارشاد فرمایا کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ مؤذن کیا کہتا ہے تو راحت وآرام سے محروم ہو جائیں اور نیند اڑ جائے۔ اسکے بعد اذان کے ہر ہر جملہ کی تنبیہ کو مفصل ذکر فرمایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی جب آنکھیں جاتی رہیں اور آپ نابینا ہو گئے تو لوگوں نے عرض کیا حضور اپنی آنکھیں بنوا لیجیے لیکن آپ کو کچھ روز کیلئے نماز چھوڑنی پڑے گی۔ کیونکہ ان ایام میں حرکت مضر ہوگی۔ چند روز تک سیدھا لیٹے رہنا پڑے گا۔ آپ نے سن کر فرمایا یہ کام مجھ سے نہیں ہوگا۔ کیونکہ میرے آقا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے نماز جان بوجھ کر چھوڑ دی اس سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہایت غصہ وغضب کے ساتھ ملاقات کرے گا۔ مجھے اندھا رہنا منظور ہے لیکن خدا کے غضب اور غصہ کو میں برداشت نہیں کرسکوں گا۔

◎......خلف بن ایوبؒ سے کسی نے پوچھا کہ یہ مکھیاں آپ کو نماز میں تنگ نہیں کرتیں۔ کہنے لگے میں اپنے کو کسی ایسی چیز کا عادی نہیں بناتا، جس سے نماز میں نقصان آئے۔ یہ بدکار لوگ حکومت کے کوڑوں کو برداشت کرتے رہتے ہیں محض اتنی سی بات کے لئے کہ لوگ کہیں گے کہ بڑا متحمل مزاج ہے اور پھر اسکو فخر یہ بیان کرتے ہیں۔ میں اپنے مالک کے سامنے کھڑا ہوں اور ایک مکھی کی وجہ سے حرکت کرنے لگوں۔

◎......بہجۃ النفوس میں لکھا ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ رات کو نماز پڑھ رہے تھے، ایک چور آیا اور گھوڑا کھول کر لے گیا۔ لیجاتے ہوئے اس پر نظر بھی پڑ گئی، مگر نماز نہ توڑی۔ بعد میں کسی نے کہا بھی کہ آپ نے پکڑ نہ لیا۔ فرمایا میں جس چیز میں مشغول تھا وہ اس سے بہت اونچی تھی۔

اکابر کی نمازیں

⊙...... کہتے ہیں کہ ان حضرات میں سے جس کی تکبیر اولیٰ فوت ہو جاتی تین دن تک اس کا رنج کرتے تھے اور جس کی جماعت جاتی رہتی سات دن تک اس کا افسوس کرتے تھے۔

⊙...... حضرت زین العابدینؒ روزانہ ایک ہزار رکعت پڑھتے تھے۔ تہجد کا کبھی سفر یا حضر میں ناغہ نہیں ہوا۔ جب وضو کرتے تو چہرہ زرد ہو جاتا تھا۔ اور جب نماز کو کھڑے ہوتے تو بدن پر لرزہ آجاتا۔ کسی نے دریافت کیا تو فرمایا' کیا تمہیں خبر نہیں کہ کس کے سامنے کھڑا ہوتا ہوں۔ ایک مرتبہ نماز پڑھ رہے تھے کہ گھر میں آگ لگ گئی یہ نماز میں مشغول رہے، لوگوں نے عرض کیا تو فرمایا کہ دنیا کی آگ سے آخرت کی آگ نے غافل رکھا۔

⊙...... ایک شخص نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ذوالنورین مصریؒ کے پیچھے عصر کی نماز پڑھی جب انہوں نے اللہ اکبر کہا تو لفظ اللہ کے وقت ان پر جلال الٰہی کا ایسا غلبہ تھا گویا انکے بدن میں روح نہیں رہی بالکل مبہوت سے ہو گئے اور جب اللہ اکبر زبان سے کہا تو میرا دل ان کی تکبیر کی ہیبت سے ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

⊙...... حضرت اویس قرنیؒ مشہور بزرگ اور افضل ترین تابعی ہیں۔ بعض مرتبہ رکوع کرتے اور تمام رات اسی حالت میں گزار دیتے، کبھی سجدہ میں یہی حالت ہوتی کہ تمام رات ایک ہی سجدہ میں گذار دیتے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ تعجب ہے کہ فرشتے تو عبادت کرتے کرتے نہیں تھکتے اور ہم اشرف المخلوقات ہو کر تھک جائیں اور آرام کی نیند سو جائیں۔

⊙ ...... حضرت سفیان ثوریؒ ایک دن خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ سجدے میں گئے تو کسی دشمن نے آ کر وار کر کے آپ کے ایک پاؤں کی دو انگلیاں کاٹ ڈالیں لیکن آپ کو خبر نہ ہوئی۔ جب سلام پھیرا تو اوّل نماز کی جگہ خون پڑا ہوا دیکھا اور پھر پاؤں میں تکلیف محسوس ہوئی تب معلوم ہوا کہ کسی شخص نے میری انگلیاں کاٹ ڈالی ہیں۔

⊙ ...... عصامؒ نے حضرت حاتمؒ زاہد بلخی سے پوچھا کہ آپ نماز کس طرح پڑھتے ہیں۔ فرمایا کہ جب نماز کا وقت آتا ہے اوّل نہایت اطمینان سے اچھی طرح وضو کرتا ہوں پھر اس جگہ پہونچتا ہوں جہاں نماز پڑھنی ہوتی ہے اور اوّل نہایت اطمینان سے کھڑا ہوتا ہوں کہ گویا کعبہ میرے منہ کے سامنے ہے اور میرا پاؤں پل صراط پر ہے، داہنی طرف جنت ہے بائیں طرف دوزخ ہے۔ موت کا فرشتہ میرے سر پر ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ میری آخری نماز ہے۔ پھر کوئی اور نماز شاید میسر ہو، اور میرے دل کی حالت کو اللہ ہی جانتا ہے۔ اسکے بعد نہایت عاجزی کے ساتھ اللہ اکبر کہتا ہوں، پھر معنی کو سوچ کر پڑھتا ہوں، تواضع کے ساتھ رکوع کرتا ہوں، عاجزی کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں اور اطمینان سے نماز پوری کرتا ہوں۔ اسی طرح اللہ کی رحمت سے اس کے قبول ہونے کی امید رکھتا ہوں۔ اور اپنے اعمال سے مردود ہو جانے کا خوف کرتا ہوں۔ عصامؒ نے پوچھا کہ کتنی مدت سے آپ ایسی نماز پڑھتے ہیں؟ حاتم نے کہا تیس برس سے۔ عصامؒ رونے لگے مجھے ایک بھی ایسی نماز نصیب نہ ہوئی۔

⊙ ...... کہتے ہیں کہ حاتمؒ کی ایک مرتبہ جماعت فوت ہوگئی جس پر بجز اثر تھا ایک دو ملنے والوں نے تعزیت کی۔ اس پر رونے لگے اور فرمایا کہ اگر میرا ایک بیٹا مر جاتا تو آدھا بلخ تعزیت کرتا۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ دس ہزار آدمیوں سے زیادہ تعزیت

کرتے ۔ جماعت کے فوت ہونے پر ایک دو آدمیوں نے تعزیت کی ۔ یہ صرف اس کی وجہ سے ہے کہ دین کی مصیبت لوگوں کی نگاہ میں دنیا کی مصیبت سے ہلکی ہے ۔

◎ ...... حضرت سعید بن المسیبؒ کہتے ہیں کہ تیس برس کے عرصہ میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ اذان ہوئی ہو اور مسجد میں پہلے سے موجود نہ ہوں ۔

◎ ...... محمد بن واسعؒ کہتے ہیں کہ مجھے دنیا میں صرف تین چیزیں چاہئیں ۔ ایک ایسا دوست جو مجھے میری لغزشوں پر متنبہ کرتا رہے ۔ ایک بقدر زندگی روزی جس میں کوئی جھگڑا نہ ہو ۔ ایک جماعت کی نماز ایسی کہ اس میں کوتاہی ہو جائے تو وہ معاف ہو اور ثواب جو ہو مجھے مل جائے ۔

◎ ...... حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ نے ایک مرتبہ نماز پڑھائی ، نماز کے بعد فرمانے لگے کہ شیطان نے اسوقت مجھ پر ایک حملہ کیا ۔ میرے دل میں یہ خیال ڈالا کہ میں افضل ہوں (اسلئے کہ افضل کو امام بنایا جاتا تھا) آئندہ کبھی نماز نہیں پڑھاؤں گا ۔ میمونؒ بن مہران ایک مرتبہ مسجد میں تشریف لے گئے تو جماعت ہو چکی تھی انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا کہ نماز کی فضیلت مجھے عراق کی سلطنت سے بھی زیادہ محبوب تھی ۔

◎ ...... حکیمؒ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ اگر تو اپنے مالک سے اور مولا سے بلا واسطہ بات کرنا چاہے تو جب چاہے کر سکتا ہے ۔ کسی نے پوچھا کہ اسکی کیا صورت ہے ۔ فرمایا کہ اچھی طرح وضو کر اور نماز کی نیت باندھ لے ۔

◎ ...... سعید تنوخیؒ جب تک نماز پڑھتے رہتے مسلسل آنسوؤں کی لڑی رخساروں پر جاری رہتی ۔

◎ ...... مسلم بن یسارؒ جب نماز پڑھتے تو گھر والوں سے کہہ دیتے کہ تم باتیں کرتے

رہو مجھے تمہاری باتوں کا پتہ نہیں چلے گا۔ اور واقعی بچے جتنا بھی شور وغل مچاتے آپ کو نماز میں اتنی محویت اور استغراق ہوتا کہ کچھ پتہ نہ چلتا۔

ایک دفعہ اپنے گھر کے کمرے میں نماز پڑھ رہے تھے، اتفاق سے اس کمرے کے کسی کونے میں آگ لگ گئی۔ آپ برابر نماز میں مشغول رہے۔ سلام پھیرنے کے بعد گھر والوں نے عرض کیا حضرت تمام محلہ والے آگ بجھانے کیلئے جمع ہوگئے لیکن آپ نے نماز نہ چھوڑی حالانکہ اس موقع پر تو شرعاً اجازت تھی کہ آپ نماز توڑ دیتے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے آگ لگنے کا پتہ چل جاتا تو میں نیت توڑ دیتا لیکن مجھے تو پتہ ہی نہیں چلا۔

⊙...... ربیعؒ کہتے ہیں کہ میں جب نماز میں کھڑا ہوتا ہوں مجھ پر اس کا فکر سوار ہو جاتا ہے کہ مجھ سے کیا کیا سوال و جواب ہوگا۔

⊙...... عامرؒ بن عبداللہ جب نماز پڑھتے تو گھر والوں کی باتوں کی تو کیا خبر ہوتی ڈھول کی آواز کا بھی پتہ نہ چلتا تھا۔ کسی نے ان سے پوچھا کہ تمہیں نماز میں کسی چیز کی خبر بھی ہوتی ہے۔ فرمایا مجھے اس کی خبر ہوتی ہے کہ ایک دن اللہ کی بارگاہ میں کھڑا ہونا ہوگا اور دونوں گھروں جنت یا دوزخ میں سے ایک میں جانا ہوگا۔ انہوں نے عرض کیا، یہ نہیں پوچھتا ہماری باتوں میں سے بھی کسی کی خبر ہوتی ہے؟ فرمایا کہ مجھے نیزوں کی بھالیں گھس جائیں یہ زیادہ اچھا ہے اس سے کہ مجھے نماز میں تمہاری باتوں کا پتہ چلے۔ ان کا یہ بھی ارشاد ہے کہ اگر آخرت کا منظر اس وقت میرے سامنے ہو جائے تو میرے یقین اور ایمان میں اضافہ نہ ہوگا (کہ غیب پر ایمان اتنا ہی پختہ ہے جتنا مشاہدہ پر ہوتا ہے)

⊙...... حضرت محمد نصر مشہور محدث ہیں اس انہماک سے نماز پڑھتے تھے جس کی نظیر

مشکل ہے ایک مرتبہ پیشانی پر ایک بھڑ نے نماز میں کاٹا جس کی وجہ سے خون بھی نکل آیا مگر نہ حرکت ہوئی اور نہ خشوع خضوع میں کوئی فرق آیا۔ کہتے ہیں کہ نماز میں لکڑی کی طرح سے بے حرکت کھڑے رہتے تھے،

◎..... حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق تو بہت کثرت سے یہ چیز نقل کی گئی ہے کہ تیس یا چالیس یا پچاس برس عشاء اور صبح کی نماز ایک ہی وضو سے پڑھی اور یہ اختلاف نقل کرنے والوں کے اختلاف کی وجہ سے ہے کہ جس شخص کو جتنے سال کا علم ہوا اتنا ہی نقل کیا ہے۔ لکھا ہے کہ آپ کا معمول صرف دو پہر کو تھوڑی دیر سونے کا تھا اور یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ دو پہر کے سونے کا حدیث میں حکم ہے۔

◎..... حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ رمضان میں ساٹھ قرآن شریف نماز میں پڑھتے تھے۔ ایک شخص کہتے ہیں کہ میں کئی روز تک امام شافعیؒ کے یہاں رہا صرف رات کو تھوڑی دیر سوتے تھے۔

◎..... حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ تین سو رکعتیں روزانہ پڑھتے تھے۔ اور جب بادشاہ وقت نے آپ کو کوڑے لگوائے اور اس کی وجہ سے ضعف بہت ہو گیا تو ڈیڑھ سو رہ گئی تھیں اور تقریباً اسی برس کی عمر تھی۔

◎..... حضرت سعیدؒ بن جبیر ایک رکعت میں پورا قرآن شریف پڑھ لیتے تھے۔

◎..... حضرت محمد بن المنکدر حفاظ حدیث میں سے ہیں۔ آپ نے اپنی رات کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا ایک حصہ ماں کی خدمت کے لئے دوسرا حصہ بہن کی خدمت کے لئے تیسرا حصہ عبادت کے لئے۔ جب ان کی بہن کا انتقال ہو گیا اب رات کے دو حصے کر دیئے ایک والدہ کی خدمت کے لئے دوسرا حصہ عبادت کیلئے۔ جب والدہ کا انتقال ہو گیا تو ساری رات نماز میں گزار دیتے۔

ایک رات تہجد میں اتنی کثرت سے روئے کہ حد نہ رہی کسی نے دریافت کیا تو فرمایا تلاوت میں آیت آئی تھی وبدالهم من الله مالم یکونوا یحتسبون الخ ..... ''اور اللہ کی طرف سے ان کے لئے (عذاب کا) وہ معاملہ پیش آئے گا جس کا ان کو گمان بھی نہ تھا اور اس وقت انکو اپنی تمام بداعمالیاں ظاہر ہو جائیں گی''۔ حضرت محمدؒ ابن منکدرؒ وفات کے وقت بھی گھبرا رہے تھے اور فرماتے تھے کہ اسی آیت سے ڈر رہا ہوں۔

◎ ..... حضرت ثابت بنانیؒ حفاظ حدیث میں ہیں۔ اسقدر کثرت سے اللہ کے سامنے روتے تھے کہ حد نہیں۔ کسی نے عرض کیا کہ آنکھیں جاتی رہیں گی۔ فرمایا کہ ان آنکھوں سے اگر روئیں نہیں تو فائدہ ہی کیا ہے۔ اس کی دعا کیا کرتے تھے کہ یا اللہ اگر کسی کو قبر میں نماز پڑھنے کی اجازت ہو سکتی ہو تو مجھے بھی ہو جائے۔ ابوسنانؒ کہتے ہیں خدا کی قسم! میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے ثابت کو دفن کیا۔ دفن کرتے ہوئے لحد کی ایک اینٹ گر گئی تو میں نے دیکھا کہ وہ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔ میں نے اپنے ساتھی سے کہا دیکھو یہ کیا ہو رہا ہے۔ اس نے مجھے کہا چپ ہو جاؤ۔ جب دفن کر چکے تو ان کے گھر جا کر ان کی بیٹی سے دریافت کیا کہ ثابت کا عمل کیا تھا اس نے کہا کیوں پوچھتے ہو۔ ہم نے قصہ بیان کیا۔ اس نے کہا کہ پچاس برس شب بیداری کی اور صبح کو ہمیشہ یہ دعا کرتے تھے کہ یا اللہ! اگر تو کسی کو یہ دولت عطا کرے کہ وہ قبر میں نماز پڑھے تو مجھے بھی عطا فرما۔

◎ ..... حضرت امام ابو یوسفؒ باوجود علمی مشاغل کے جو سب کو معلوم ہیں اور ان کے علاوہ قاضی القضاۃ ہونے کی وجہ سے قضا کے مشاغل علیحدہ تھے لیکن پھر بھی دو سو رکعت نوافل روزانہ پڑھتے تھے۔

◎ ...... ہناد ایک محدث ہیں ان کے شاگرد کہتے ہیں کہ وہ بہت ہی زیادہ روتے تھے۔ ایک مرتبہ صبح کو ہمیں سبق پڑھاتے رہے اس کے بعد وضو وغیرہ سے فارغ ہو کر زوال تک نفلیں پڑھتے رہے دوپہر کو گھر تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر میں آکر ظہر کی نماز پڑھائی اور عصر تک نفلوں میں مشغول رہے پھر عصر کی نماز پڑھائی اور قرآن پاک کی تلاوت مغرب تک فرماتے رہے۔ مغرب کے بعد میں واپس چلا آیا۔ میں نے ان کے ایک پڑوسی سے تعجب سے کہا کہ یہ شخص کس قدر عبادت کرنے والے ہیں۔ اس نے کہا کہ ستر برس سے ان کا یہی عمل ہے اور اگر تم ان کی رات کی عبادت دیکھو گے تو اور بھی تعجب کرو گے۔

◎ ...... مسروقؒ ایک محدث ہیں۔ ان کی بیوی کہتی ہیں کہ وہ نمازیں اتنی لمبی لمبی پڑھا کرتے تھے کہ ان کی پنڈلیوں پر ہمیشہ اسکی وجہ سے ورم رہتا تھا اور میں ان کے پیچھے بیٹھی ہوئی ان کے حال پر ترس کھا کر رویا کرتی تھی۔

◎ ...... سعید بن المسیبؒ کے متعلق لکھا ہے کہ پچاس برس تک عشاء اور صبح کی نماز ایک ہی وضو سے پڑھی۔

◎ ...... ابو المعتمرؒ کے متعلق لکھا ہے کہ چالیس برس تک ایسا ہی کیا۔ وہ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے تھے۔ ان میں سے بعض کا چالیس برس تک یہی عمل رہا۔

◎ ...... بہجۃ النفوس میں لکھا ہے کہ ایک بزرگ کی خدمت میں ایک شخص ملنے کے لئے آیا۔ وہ ظہر کی نماز میں مشغول تھے وہ انتظار میں بیٹھا رہا۔ جب نماز سے فارغ ہو چکے تو نفلوں میں مشغول ہو گئے اور عصر تک نفلیں پڑھتے رہے۔ یہ انتظار میں بیٹھا رہا۔ نفلوں سے فارغ ہوئے تو عصر کی نماز شروع کر دی اور اس سے فارغ ہو کر ذکر میں مشغول ہو گئے اور مغرب تک مشغول رہے۔ پھر مغرب کی نماز پڑھی اور نفلیں

شروع کر دیں۔ عشاء تک اس میں مشغول رہے۔ یہ بیچارہ انتظار میں بیٹھا رہا۔ عشاء کی نماز پڑھ کر نفلوں کی نیت باندھ لی اور صبح تک اس میں مشغول رہے پھر صبح کی نماز پڑھی اور ذکر شروع کر دیا اور اوراد و وظائف پڑھتے رہے۔ اسی میں مصلے پر بیٹھے بیٹھے آنکھ جھپک گئی تو فوراً آنکھوں کو ملتے ہوئے اٹھے، استغفار و توبہ کرنے لگے اور یہ دعا پڑھی۔ اعوذ باللہ من عین لا تشبع من النوم (میں اللہ ہی سے پناہ مانگتا ہوں ایسی آنکھ سے جو نیند سے بھرتی ہی نہیں)

⊙...... ایک صاحب کا قصہ لکھا ہے کہ وہ رات کو سونے کیلئے لیٹتے تو کوشش کرتے کہ آنکھ لگ جائے مگر نیند نہ آتی تو اٹھ کر نماز میں مشغول ہو جاتے اور عرض کرتے یا اللہ! تجھ کو معلوم ہے کہ جہنم کی آگ کے خوف نے میری نیند اڑا دی۔ یہ کہہ کر صبح تک نماز میں مشغول رہتے۔

⊙...... ایک سید صاحبؒ کا قصہ لکھا ہے کہ بارہ دن تک ایک ہی وضو سے ساری نمازیں پڑھیں، اور پندرہ برس تک لیٹنے کی نوبت نہیں آئی۔ کئی کئی دن ایسے گذر جاتے کہ کوئی چیز چکھنے کی نوبت نہ آتی تھی۔

خواتین کا نماز میں شغف

⊙...... رابعہ عدویہؒ دن رات میں ایک ہزار رکعتیں پڑھا کرتی تھیں اور فرمایا کرتی تھیں کہ یہ چند رکعتیں کوئی ثواب حاصل کرنے کیلئے نہیں پڑھتی بلکہ اس لئے پڑھتی ہوں تاکہ نبی اکرم ﷺ قیامت کے دن دوسرے انبیاء علیہم السلام کے سامنے یہ فرما کر سرخرو ہو سکیں کہ میری امت کی ایک ادنیٰ سے عورت کی یہ عبادت ہے۔

○ ..... رابعہ عدویہؒ نے آٹا گوندھا اور پھر نماز کی نیت باندھ کر نماز پڑھنے لگیں۔ نماز کے دوران آٹے کا خیال آ گیا کہ اس کو ڈھانپا نہیں تھا۔ اس رات جب سوئیں تو دیکھا کہ جنت میں ایک محل ان کے لئے بنایا گیا ہے، محل بہت ہی خوبصورت اور دیدہ زیب ہے لیکن اس کے سارے کنگرے گرے ہوئے ہیں۔ عرض کیا یا الٰہی! یہ کیوں گر گئے ہیں۔ جواب آیا کہ جس وقت تو نے ہمارا دھیان چھوڑ کر آٹے کی طرف دھیان کیا اسی وقت یہ کنگرے گر گئے۔

○ ..... حفصہ بنت سیرین مسلسل تیس سال اپنے گھر کی مسجد میں معتکف رہیں۔ وہ رات بھر عبادت کرتیں اور نماز میں مشغول رہتی تھیں اور آدھا قرآن پاک تلاوت کیا کرتی تھیں۔ ان کے بارے میں ایک لطیفہ مشہور ہے کہ ان کی کسی باندی سے کسی نے پوچھا کہ تم نے اپنی خادمہ کو کیسا پایا تو اس نے جواب دیا کہ بہت نیک ہیں لیکن نہ جانے ان سے ایسا کونسا گناہ ہوا ہے کہ ساری رات نماز میں کھڑی روتی رہتی ہیں۔

○ ..... حضرت عطاؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک بازار میں گیا، وہاں ایک باندی فروخت ہو رہی تھی جو دیوانی بتائی جاتی تھی میں نے سات دینار میں خرید لی اور اپنے گھر لے آیا۔ جب رات کا کچھ حصہ گذرا تو میں نے دیکھا کہ وہ اٹھی وضو کیا نماز شروع کر دی اور نماز میں اس کی یہ حالت تھی کہ روتے روتے اسکا دم نکلا جاتا تھا۔ نماز کے بعد اس نے مناجات شروع کی اور یہ کہنے لگی' اے میرے معبود! آپ کو مجھ سے محبت رکھنے کی قسم مجھ پر رحم فرمایئے، میں نے اس سے کہا کہ اس طرح نہ کہو، بلکہ یوں کہو کہ مجھے تجھ سے محبت رکھنے کی قسم۔ یہ سن کر اس کو غصہ آ گیا اور کہنے لگی قسم ہے اس ذات کی، اگر اسکو مجھ سے محبت نہ ہوتی تو تجھے میٹھی نیند نہ سلاتا اور مجھے یوں نہ کھڑا رکھتا۔ پھر اوندھے منہ گر گئی اور چند شعر پڑھے، جن کا مطلب یہ ہے کہ بے چینی بڑھتی جا

رہی ہے اور دل جلا جا رہا ہے اور صبر جاتا رہا اور آنسو بہہ رہے ہیں اس شخص کو کس طرح قرار آسکتا ہے جس کو عشق و شوق اور اضطراب سے چین ہی نہیں۔ اے اللہ! اگر کوئی خوشی کی چیز ہو تو عطا فرما کر مجھ پر احسان فرما۔ اسکے بعد بلند آواز سے یہ دعا کی کہ یا اللہ! میرا اور آپ کا معاملہ اب تک پوشیدہ تھا اب مخلوق کو خبر ہو چلی اب مجھے اٹھا لیجئے۔ یہ کہہ کر زور سے ایک چیخ ماری اور مرگئی۔

●...... اسی قسم کا ایک واقعہ حضرت سریؒ کے ساتھ بھی پیش آیا، کہتے ہیں کہ میں نے اپنی خدمت کے لئے ایک باندی خریدی۔ ایک مدت تک وہ میری خدمت کرتی رہی۔ وہ اپنی حالت کا مجھ سے اخفا کرتی تھی، اس کی نماز کی ایک جگہ متعین تھی، جب کام سے فارغ ہو جاتی وہاں جا کر نماز میں مشغول ہو جاتی۔ ایک رات میں نے دیکھا کہ وہ کبھی نماز پڑھتی ہے اور کبھی مناجات میں مشغول ہو جاتی ہے اور کہتی ہے کہ آپ اس محبت کے وسیلہ سے فلاں فلاں کام کر دیں۔ میں نے آواز سے کہا کہ اے عورت! یوں کہہ کہ میری محبت کے وسیلہ سے جو مجھے آپ سے ہے۔ کہنے لگی میرے آقا! اگر اس کو مجھ سے محبت نہ ہوتی تو تمہیں نماز سے بٹھلا کر مجھے کھڑا نہ کرتا۔ سریؒ کہتے ہیں جب صبح ہوئی تو میں نے اس کو بلا کر کہا کہ تو میری خدمت کے قابل نہیں، اللہ ہی کی عبادت کے لائق ہے۔ چنانچہ اس کو کچھ سامان دے کر آزاد کر دیا۔

●...... حضرت سری سقطیؒ ایک عورت کا حال فرماتے ہیں کہ جب وہ تہجد کی نماز کیلئے کھڑی ہوتی تو کہتی "اے اللہ! ابلیس بھی تیرا ایک بندہ ہے، اس کی پیشانی بھی تیرے قبضہ میں ہے، وہ مجھے دیکھتا ہے اور میں اسے نہیں دیکھتی، تو اسے دیکھتا ہے اور اسکے سارے کاموں پر قادر ہے اور وہ تیرے کسی کام پر بھی قدرت نہیں رکھتا، اے اللہ! اگر وہ میری برائی چاہے تو تو اس کو دفع کر اور وہ میرے ساتھ مکر کرے تو تو اس

مکر کا انتقام لے ۔ میں اسکے شر سے تیری پناہ مانگتی ہوں اور تیری مدد سے اس
و چھیتی ہوں ۔ اس کے بعد وہ روتی رہتی تھی ۔ حتیٰ کے روتے روتے اس کی ایک
آنکھ جاتی رہی لوگوں نے اس کہا خدا سے ڈر کہیں دوسری آنکھ بھی نہ جاتی رہے ، اس
نے کہا: اگر یہ آنکھ جنت کی آنکھ ہے تو اللہ جل شانہ اس سے بہتر عطا فرمائیں گے اور
دوزخ کی آنکھ ہے تو اسکا دور ہونا ہی اچھا ہے ۔

۞ ...... ابو عامرؒ کہتے ہیں کہ میں نے ایک باندی دیکھی جو بہت کم داموں میں
فروخت ہو رہی تھی جو نہایت دبلی پتلی تھی ۔ اس کا پیٹ کمر سے لگ رہا تھا ۔ بال
بکھرے ہوئے تھے ۔ میں نے اس پر رحم کھا کر اس کو خرید لیا اس سے کہا کہ ہمارے
ساتھ بازار چل ۔ رمضان المبارک کے واسطے کچھ ضروری سامان خرید لیں ، کہنے لگی
اللہ کا شکر ہے جس نے میرے واسطے سارے مہینے یکساں کر دیئے ۔ وہ ہمیشہ دن کو
روزہ رکھتی ۔ رات بھر نماز پڑھتی ۔ جب عید قریب آئی تو میں نے اس سے کہا کہ کل
صبح بازار چلیں گے تو بھی ساتھ چلنا ۔ عید کے واسطے کچھ ضروری سامان خرید لائیں
گے ، کہنے لگی میرے آقا تم تو دنیا میں بہت ہی مشغول ہو ، پھر اندر گئی اور نماز شروع
کر دی اور پہلی رکعت میں تمام سورہ بقرہ (ڈھائی سپارے) ختم کی ۔ دوسری رکعت
شروع کی تو اس میں تمام سورۃ عمران (سوا پارہ) ختم کی ، تیسری رکعت شروع کی تو
اس میں سورہ نساء (ڈیڑھ پارہ) ختم کی میں حیران ہو کر اس کی کیفیت دیکھ رہا تھا
سوچا کہ شائد یہ سوا پانچ سپارے پڑھ کر سانس لے گی لیکن اس اللہ کی بندی نے
دوبارہ نیت باندھ لی اور جب پڑھتے پڑھتے سورۃ ابراہیم کی اس آیت پر آئی وَ
يُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ اس آیت کو بار بار پڑھتی رہی اور ایک چیخ مار کر اس دنیا سے
رخصت ہوگئی ۔

عجیب و غریب واقعات

⊙ ...... حضرت ابن عباسؓ جب نابینا ہو گئے تو اپنے ساتھ ایک لڑکا رکھتے تھے۔ جب نماز کا وقت ہوتا تو اس کو بطور رہبر اپنے ساتھ لے کر مسجد میں تشریف لاتے۔ ایک دن یہ لڑکا اتفاق سے نہیں آیا اور اتفاق سے نماز کا وقت ہو گیا۔ آپ نے اسے آواز دی لیکن وہ ہوتا تو آتا۔ آپ نے نماز کے شوق میں بے چین ہو کر جناب الٰہی میں دعا کی یا اللہ یہ نابینا ہونا کہیں مجھے قیامت کے دن رسوا نہ کر دے، مجھے اس رسوائی اور شرمساری سے بچا لے۔ اس دعا کی برکت سے اسی وقت آپ کی بینائی لوٹ آئی۔ آپ خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے مسجد تشریف لے گئے اور نماز پڑھ کر واپس گھر تشریف لائے تو پھر نابینا ہو گئے۔ پھر تو روز ہی ایسے ہونے لگا حتیٰ کہ آخر وقت تک آپ کا یہی حال رہا۔ (شواہد النبوت)

⊙ ...... شیخ عبدالواجدؒ مشہور صوفیا میں ہیں، فرماتے ہیں کہ ایک روز نیند کا اتنا غلبہ ہوا کہ رات کے اوراد و وظائف بھی چھوٹ گئے، خواب میں دیکھا کہ ایک نہایت حسین خوبصورت لڑکی سبز ریشمی لباس پہنے ہوئے ہے۔ جس کے پاؤں کی جوتیاں تک تسبیح میں مشغول ہیں، کہتی ہے کہ میری طلب کی کوشش کر، میں تیری طلب میں ہوں، اسکے بعد اس نے چند شوقیہ شعر پڑھے، یہ خواب سے اٹھے اور قسم کھالی کہ رات کو نہیں سوؤں گا، کہتے ہیں کہ چالیس برس تک صبح کی نماز عشاء کے وضو سے پڑھی۔

⊙ ...... شیخ مظہر سعدیؒ ایک بزرگ ہیں جو اللہ جل شانہ کے عشق و شوق میں ساٹھ برس تک روتے رہے۔ ایک شب خواب میں دیکھا گویا ایک نہر ہے جس میں خالص مشک بھرا ہوا ہے، اس کے کناروں پر موتیوں کے درخت سونے کی شاخوں والے لہلہا رہے

ہیں، وہاں چند نوعمر لڑکیاں پکار پکار کر اللہ کی تسبیح میں مشغول ہیں۔ انہوں نے پوچھا' تم کون ہو؟ تو انہوں نے وہ شعر پڑھے، جن کا مطلب یہ تھا کہ ہمیں لوگوں کے معبود اور مجھ کے پروردگار نے ان لوگوں کے لئے پیدا فرمایا ہے جو رات کو اپنے پروردگار کے سامنے اپنے قدموں پر کھڑے رہتے ہیں اور اپنے اللہ سے مناجات کرتے رہتے ہیں

◎......ابوبکر ضریرؒ کہتے ہیں کہ میرے پاس ایک نوجوان غلام رہتا تھا، دن بھر روزہ رکھتا تھا اور رات بھر تہجد پڑھتا، ایک دن وہ میرے پاس آیا اور بیان کیا کہ میں اتفاق سے آج رات سو گیا تھا۔ خواب میں دیکھا کہ محراب کی دیوار پھٹی اس میں چند لڑکیاں نہایت حسین اور خوبصورت ظاہر ہوئیں مگر ان میں ایک نہایت بدصورت بھی ہے۔ میں نے ان سے پوچھا تم کون ہو اور یہ بدصورت کون ہے۔ وہ کہنے لگیں کہ ہم تیری گزشتہ راتیں ہیں اور یہ تیری آج کی رات ہے۔

◎......ایک بزرگؒ کہتے ہیں کہ مجھے ایک رات ایسی گہری نیند آئی کہ آنکھ نہ کھلی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک ایسی نہایت حسین لڑکی ہے کہ اس جیسی میں نے عمر بھر نہیں دیکھی، اس میں سے ایسی تیز خوشبو مہک رہی تھی کہ میں نے ویسی خوشبو کبھی نہیں سونگھی۔ اس نے مجھے ایک کاغذ کا پرچہ دیا جس میں تین شعر لکھے ہوئے تھے، ان کا مطلب یہ تھا کہ'' تو نیند کی لذت میں مشغول ہو کر جنت کے بالاخانوں سے غافل ہو گیا جہاں ہمیشہ تجھے رہنا ہے اور موت بھی وہاں نہ آئے گی۔ اپنی نیند سے اٹھ، سونے سے تہجد میں قرآن پڑھنا بہت بہتر ہے'' کہتے ہیں کہ اسکے بعد جب مجھے نیند آتی اور یہ اشعار یاد آتے ہیں تو نیند بالکل اڑ جاتی ہے۔

◎......شیخ ابو عبداللہ جلاءؒ فرماتے ہیں کہ ایک دن میری والدہ نے میرے والد سے مچھلی کی فرمائش کی۔ والد صاحب بازار تشریف لے گئے، میں بھی ساتھ تھا، مچھلی خریدی، گھر تک لانے کے واسطے مزدور کی تلاش تھی کہ ایک نوعمر لڑکا جو پاس ہی کھڑا

تھا کہنے لگا چچا جان اسے اٹھانے کے واسطے مزدور چاہیے کہا ، ہاں ، اس لڑکے نے اپنے سر پر اٹھائی اور ہمارے ساتھ چل دیا ، راستہ میں اس نے اذان کی آواز سن لی ۔ کہنے لگا اللہ کے منادی نے بلایا ہے مجھے وضو بھی کرنا ہے ۔ نماز کے بعد لے جاسکوں گا ، آپ کا دل چاہے انتظار کر لیجئے ورنہ اپنی مچھلی لے لیجئے ۔ یہ کہہ کر مچھلی رکھ کر چلا گیا ۔ میرے والد صاحب کو خیال آیا کہ یہ مزدور لڑکا تو ایسا کرے ہمیں بطریق اولی اللہ پر بھروسہ کرنا چاہیے ۔ یہ سوچ کر وہ بھی مچھلی رکھ کر مسجد میں چلے گئے ۔ نماز سے فارغ ہو کر ہم سب آئے تو مچھلی اسی طرح رکھی ہوئی تھی ۔ اس لڑکے نے اٹھا کر ہمارے گھر پہنچا دی ۔ گھر جا کر والد نے یہ عجیب قصہ والدہ کو سنایا ۔ انہوں نے فرمایا کہ اس کو روک لو وہ بھی مچھلی کھا کر جائے ۔ اس سے کہا گیا ۔ اس نے جواب دیا کہ میرا تو روزہ ہے ، والد نے اصرار کیا کہ شام کے وقت یہیں افطار کرے ۔ لڑکے نے کہا کہ میں ایک دفعہ جا کر دوبارہ نہیں آتا ، یہ ممکن ہے کہ میں پاس ہی مسجد میں ہوں شام کو آپ کی دعوت کھا کر چلا جاؤں گا ۔ یہ کہہ کر وہ قریب ہی مسجد میں چلا گیا ۔ شام کو بعد مغرب آیا کھانا کھایا اور کھانے سے فراغت پر اسکو تخلیہ کی جگہ بتا دی ۔ ہمارے قریب ہی ایک اپاہج عورت رہا کرتی تھی ۔ ہم نے دیکھا کہ وہ بالکل اچھی تندرست آرہی ہے ۔ ہم نے اس سے پوچھا کہ تو کس طرح اچھی ہوگئی ۔ کہا میں نے اس مہمان کے طفیل سے دعا کی تھی کہ یا اللہ اس کی برکت سے مجھے اچھا کر دے ، میں فوراً اچھی ہوگئی ۔ اسکے بعد جب ہم اس کے تخلیہ کی جگہ اس کو دیکھنے گئے تو دیکھا دروازے بند ہیں اور اس مزدور کا کہیں پتہ نہ تھا ۔

اکابرین کے نماز میں ذوق وشوق کے یہ واقعات آج ہماری زندگی کیلئے مشعل راہ ہیں ۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اپنی نمازیں مارے بندھے اور فقط ضابطے کی کاروائی کے طور پر پڑھنے کی بجائے بطور اہل عشق اپنی نماز ادا کریں ۔ اللھم اجعلنا منھم ۔